ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

کریگ کنسیڈائن کی کتاب "The Humanity of Muhammad: A Christian View" کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical study of Craig Considine's Book "The Humanity of Muhammad: A Christian View"

1. ***Abdul Haseeb***
   M. Phil Islamic Studies, Government College University Faisalabad, Pakistan
   E-mail:haseebul1122@gmail.com
2. ***Dr. Mahmood Ahmad(Corresponding Author)***
   Assistant Professor, Department of Islamic studies, Government College University Faisalabad, Pakistan
   E-mail: mahmood.ahmad@gcuf.edu.pk

Abstract

Analytical Review of Craig Considines, The Humanity of Muhammad: A Christian View (December 2020) This book, in particular, published in 2020, aims to create stronger bonds of understanding and peace between Christians and Muslims whose common human values continue to be promoted and Prophet Muhammad (PBUH) is protected. The author discusses several aspects of the Prophet's life, religious pluralism, social justice, women's rights, and the importance of knowledge, explaining these as remedies for our contemporary challenges. It references Quranic verses, Hadith, historical events and Sufi poetry as supplementary evidence in order to support its main arguments, that the basis of Islam is founded atop compassion and justice. It gained widespread acclaim but faced criticism for deviations from traditional Islamic teachings, including its unique interpretation of the finality of Prophethood. This review investigates where the book contributes to interfaith harmony as well as academic discourse in the field while also accounting for its limits.

کریگ کنسیڈائن ایک معروف آئرش-اطالوی ماہر عمرانیات، مصنف اور محقق ہیں، جو اپنے منفرد نقطہ نظر اور تحقیقی کام کے ذریعے بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے مشہور ہیں۔ان کی تصانیف خصوصاً "The Humanity of Muhammad: A Christian View"، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو ایک ماڈل کے طور پر پیش کرنے کی کوشش ہے، جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان افہام و تفہیم کی راہیں ہموار کرتی ہے۔تاہم، اس آرٹیکل میں کنسیڈائن کی کتاب کے مثبت پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ان کی تحقیقات میں موجود کمزوریوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔کتاب میں قرآنی آیات اور بعض احادیث سے استدلال ضرور پیش کیا گیا ہے، لیکن اس میں اکثر حوالہ جات مکمل نہیں اور بنیادی اسلامی عقائد، خصوصاً ختم نبوت کے حوالے سے، کنسیڈائن کے خیالات اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے۔یہ آرٹیکل، کنسیڈائن کی کوششوں کو سراہتے ہوئے، ان کی تحقیقات کے ان پہلوؤں کو بھی اجاگر کرتا ہے جن پر مزید غور و فکر کی ضرورت ہے۔

کریگ کنسیڈائن کی کتاب: "The Humanity of Muhammad A Christian View" کا تعارف:

کریگ کنسیڈائن کی سیرت النبی ﷺ پر لکھی جانے والی دوسری کتاب ہے۔یہ کتاب پہلی مرتبہ "Blue Dome Press" کی جانب سے 2020ء میں امریکہ میں شائع ہوئی۔(1) یہ کتاب تحقیق و تدقیق، ابتدائی ماخذ سے استفادے، ضروری توضیحات و فہارس اور مضامین کی ترتیب کے اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ڈاکٹر کنسیڈائن کی اس کتاب کو کافی پذیرائی ملی ہے۔اس کتاب کو مختلف اسلامی ممالک میں سراہا گیا ہے اور کنسیڈائن اس کے حقدار ہیں۔

کنسیڈائن اس دعویٰ کے باوجود کہ یہ کتاب غیر جانبداری سے لکھی گئی، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے حوالہ سے تماماً استقام سے پاک نہیں۔تاہم ڈاکٹر کنسیڈائن نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کے اسلوب سے ہٹ کر غیر جانبدار اور نئے محقق کی صورت میں سامنے آئے۔یہ کتاب کل 165 صفحات اور 6 ابواب پر مشتمل ہے کتاب کا اختتام صفحہ نمبر 118 پر ہو جاتا ہے جبکہ اگلے صفحات ضروری توضیحات اور فہارس پر مشتمل ہیں۔

سبب تالیف:

ڈاکٹر کنسیڈائن اپنی اس کتاب کا مقصد تالیف بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"I wrote this book to build stronger bridges of understanding and peace between Christians and Muslims, to uplift our common humanity, and to defend the honor of Prophet Muhammad, who has been depicted by many Christians throughout history as the anti-thesis of Jesus."**(2)**

(میں نے یہ کتاب عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان افہام وتفہیم اور امن کے مضبوط پل (راستہ) تعمیر کرنے، ہماری مشترکہ انسانیت کو تقویت دینے اور حضرت محمد ﷺ کی عزت کا دفاع کرنے کے لیے لکھی ہے جنہیں تاریخ میں بہت سے عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کے طور پر پیش کیا ہے۔)

مزید کنسیڈائن لکھتے ہیں:

"This book is academic in nature, but it is also written an accessible manner for the general public. People that may be interested in this piece of scholarship include, but is by no means limited to: religious leaders, community organizers, politicians, activists, academics, teachers and those involved in interreligious dialogue."**(3)**

(مصنف کا کہنا ہے کہ "یہ کتاب محض مذہبی رہنماؤں، سماجی منتظمین، سیاستدانوں، کارکنان، ماہرین تعلیم، اساتذہ یا وہ لوگ جو بین المذاہب مکالمہ سے وابستہ ہیں، تک محدود نہیں بلکہ یہ عام لوگوں کے لئے ہے جو بآسانی اس کتاب کے مطالعہ سے مستفید ہو سکتے ہیں۔)

کتاب کی تبویب:

کتاب کا پہلا باب نبی ﷺ کے مذہبی تکثیریت اور مکالمہ بین المذاہب کے تصور کو فروغ دینے کے متعلق ہے، جس میں نجران کے عیسائیوں اور مصر کے راہبوں کے ساتھ معاہدات وغیرہ شامل ہیں، نیز پہلی ہجرت حبشہ اور اس کے اسباق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوسرے باب میں شہری اور قوم سازی کے تصور پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جس کے بارے میں کنسیڈائن کا استدلال ہے کہ نبی ﷺ کی ترجیح امت کے لئے قومی تعمیر، نظام یکجہتی اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔ مزید برآں مصنف نے اس باب میں اسلامی اور امریکی اقدار کو مربوط کرنے کی امید میں محمد ﷺ اور امریکی بانیان کی فکر اور بصیرت کے درمیان مماثلت پر توجہ مرکوز کی ہے۔

تیسرے باب میں دنیا بھر میں نسل پرستی اور نسلی عدم مساوات کے عروج سے خطاب کیا گیا ہے جسے سیاست دانوں اور دیگر با اثر عالمی رہنماؤں نے قائم رکھا ہے۔ محمد ﷺ نے نسل پرستی کے خلاف جو مثال پیش کی ہے وہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک بلال ؓ بن رباح کے ساتھ تعلقات ہیں۔ مزید برآں محمد ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع امت کے لئے نسلی مساوات پر روشنی ڈالتا ہے۔ نسلی مساوات کے بارے میں نبی ﷺ کی مثال اور تعلیمات کا بھی تاریخی انداز میں جائزہ لیا گیا ہے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ کس طرح مسلم اقوام نے نسلی مساوات اور تنوع سے کام لیا۔

چوتھا باب اس اہمیت پر زور دیتا ہے کہ محمد ﷺ نے طلب علم کو کیا اہمیت دی اور کس طرح مسلمانوں کی ایجادات نے عالمی تہذیب کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہ باب ان تاریخی خدمات کی نشاندہی کرتا ہے جو مسلمانوں نے فلسفہ اور سائنس سیکھنے میں انسانیت کی ترقی کے لئے کی ہیں۔ سِسلی میں مختلف ثقافتوں کی جمعیت نیز "رومی" اور "رالف والڈو ایمرسن" کے فلسفہ کی روشنی میں ایسے نظریات کی تشکیل ہے جس کے لئے بہت سی علمی مباحث زیر غور لائی گئی ہیں۔

پانچواں باب عورتوں کے حقوق کے متعلق ہے، ایسے حقوق جو حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو دیئے جو اس سے قبل کبھی کسی عورت کو نہیں دیئے گئے تھے۔ نیز اس باب میں مصنف نے کھل کر عورتوں کے حقوق کے دفاع میں جامع بحث کی ہے کہ جہاں مغربی ممالک میں حجاب پر پابندی عائد ہے وہ سراسر مذہبی فرائض کے خلاف ہے، مغرب کو ایسے معاملات میں نہیں پڑنا چاہیے جس سے مذہبی معاملات مجروح ہوں، جو کہ مغربی منشور کے بھی خلاف ہے۔

چھٹے باب میں حضرت مسیح علیہ السلام اور جناب محمد ﷺ کے ادوار کا جائزہ لیا گیا ہے جس کا مقصد ان پیغمبروں کی تعلیمات کی روشنی میں انسانیت کی اصلاح کی جاسکے۔ مزید اس باب میں جہاد کی روایت کو اسلام اور عیسائیت میں مماثلت کرکے بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے انبیاء کرام کے افعال اور ختم نبوت پر ہرزہ سرائی کی ہے۔ اور آخر پر اپنے ذاتی خیالات اور نتائج وسفارشات پیش کئے ہیں۔

قرآنی آیات سے استدلال:

کنسیڈائن کا کہنا ہے کہ قرآنی آیات اور احادیث کو فروغ دیا جائے جو کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دین اسلام کی بنیاد محض ہمدردی، رحمدلی اور آزادی پر منحصر ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

چنانچہ کنسیڈائن لکھتے ہیں:

"For me serving as an "Islamic apologist"…There are two primary methods of Islamic apologetics. The first involves sharing passages of the Holy Quran which give the clear evidence that the Islamic faith is fundamentally rooted mercy, compassion, and freedom. **(4)**

"اسلام کا دفاع کرنے والوں کے لئے دو بنیادی طریقے ہیں۔سب سے پہلے قرآن کریم کی آیات کا اشتراک شامل ہے جو اس بات کا واضح ثبوت دیتے ہیں کہ اسلامی عقیدہ بنیادی طور پر رحم، شفقت اور آزادی پر مبنی ہے۔

اس ضمن میں کنسیڈائن مختلف آیات سے دلیل دیتے ہیں جیسے:

"There is no compulsion in religion. The right way stands there clearly distinguished from the false." (2:256)

احادیث سے استدلال:

کنسیڈائن قرآنی آیات سے دلائل دینے کے بعد احادیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"The second involves shining a light on the peaceful example of Muhammad to counteract anti-Islam and anti-Muslim rhetoric.

Here are several passages from the Hadith that shed light on Muhammad's teachings on peace: **(5)**

(دوسرے میں اسلام مخالف اور مسلم مخالف بیان بازی کا مقابلہ کرنے کے لیے محمد کی پرامن مثال پر روشنی ڈالنا شامل ہے۔ یہاں احادیث کے کئی حوالے ہیں جو امن کے بارے میں محمد کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہیں)

اس کے بعد کنسیڈائن چند احادیث سے دلائل پیش کرتے ہیں جیسے:

"*Verily, the most of the people to God are those who begin the greeting of peace" (Sunan Abu Dawud)*

"The most hated person in the sight of God is the most quarrelsome person" (Sahih Bukhari)

کنسیڈائن اپنی اِس کتاب میں جابجا قرآن وحدیث کے حوالے پیش کرتے ہیں لیکن اِس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ وہ ہمیشہ نصوص سے استنباط کرتے ہیں جیسا کہ ختم نبوت کے حوالے سے کنسیڈائن عقلی دلائل دیتے ہیں اور اس عقیدہ کا بالکل انکار کرتے ہیں جو کہ دین اسلام کا مسلّمہ عقیدہ ہے۔**(6)**

اقوال صوفیاء سے استدلال:

جیسا کہ پہلے مذکورہ کتاب کے سبب تالیف میں بتایا جاچکا ہے کہ کتاب ہذا مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین بہتر تعلقات کے استوار اور افہام و تفہیم کے لئے لکھی گئی ہے جہاں انسانیت کی مشترکہ اقدار کو فروغ دیا جاسکے اس سلسلے میں کنسیڈائن نے صوفیاء کے اشعار سے استدلال کیا ہے جس سے وحدت ادیان کا تصور واضح ہوتا ہے۔

کنسیڈائن جلال الدین رومی کے اشعار نقل کرتے ہیں:

"I am neither Christian, nor Jewish, nor Muslim
I am not of the East, nor of the West...
I have put duality away, I have seen the two worlds as one,
One I seek,
One I see know,
One I see,
*One I call."***(7)**

کنسیڈائن انسانی اقدار کی خاطر وحدت ادیان کا نظریہ پیش کررہے ہیں، اس کے علاوہ ایک اور شاعر "Emerson" کے اشعار بھی پیش کر کے وحدت ادیان کے نظریہ کی تائید کرتے ہیں۔

اصلاح معاشرہ:

اصلاح معاشرہ کے لئے کنسیڈائن کا کہنا ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک جگہ پر محبت سے رہیں، بجائے یہ کہ کوئی بھی مذہبی طبقہ انتہا پسندی کے جانب بڑھے۔اس کے لئے لوگوں کو پرامن طریقے سے رہنا چاہیے اور حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔ چنانچہ کنسیڈائن اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں:

> "Muhammad's pluralistic vision for his Ummah, and indeed the World at large, is timely considering the levels of extremism worldwide, particularly as they pertain to the persecution of Christians and other minority populations in Muslim-majority countries. Let me also remind Christian readers around the world that they would be wise to follow Muhammad's pluralistic and civic ethos in terms of their relations with Muslims."**(8)**

حوالہ جات کا اہتمام:

مصنف نے جہاں کہیں بھی دوسری کتب کے اقتباسات نقل کئے ہیں، وہاں حوالہ جات دینے کا بھی اہتمام کیا ہے۔ مثلاً جب انہوں نے کسی حدیث کو بیان کیا ہے تو اس کا حوالہ یوں درج کیا ہے۔(Sunan Ibn Majah, Sahih Bukhari, Sunan Abu Dawud) مگر حدیث نمبر لکھنے کا اہتمام نہیں کیا۔ان حوالہ جات کے ساتھ ساتھ مصنف نے مسلم ویب سائٹس کے حوالے بھی دیئے ہیں، نیز کتاب کے آخر میں حوالہ جات کے متعلق ضروری توضیحات بھی پیش کی ہیں۔ حوالہ جات میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ ایک مرتبہ جب کسی کتاب کا مکمل حوالہ درج کر دیتے ہیں تو پھر جب دوسری دفعہ کتاب کے اقتباس کی ضرورت پیش آتی ہے تو پھر اس کتاب اور مصنف کا نام اور صفحہ نمبر لکھ دیتے ہیں۔

اصطلاحات کی توضیح:

کنسیڈائن کسی مسئلہ پر مکمل تذکرہ کرنے سے قبل متعقلہ اصطلاح کو واضح کرتے ہیں جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قاری کو متعلقہ مسئلہ پر بنیادی معلومات مل جاتی ہے۔ جیسے لفظ جہاد کے معنی کی وضاحت کرتے ہیں:

> "The term *jihad* is literally translated into the English language to mean "to struggle" or "to strive." A person that engages in jihad may be struggling in the face of personal struggles like fighting unhealthy addictions or striving to promote tolerance of diversity and love."**(9)**

اسی طرح حجاب کی اصطلاح کو واضح کرتے ہیں:

> **"**The Arabic term *hijab*, which translates roughly to "veil," refers to something that conceals, covers, or protects against penetration between two things." **(10)**

کتب سماویہ سے استدلال:

کنسیڈائن قرآنی آیات اور بائبل سے استدلال کرتے ہوئے مماثلت قائم کرتے ہیں اور اپنے موقف کو مضبوط کرتے ہیں۔ جیسے انتہا پسندی اور قتل وغارت کے متعلق کنسیڈائن بائبل سے حوالہ پیش کرتے ہیں:

> In another moment of Jesus' life, when he was betrayed by Judas, one of the twelve disciples, Jesus was arrested by armed men. Peter who was with Jesus, drew his sword and struck the Jewish High priest's servant, cutting off his ear. Jesus said to his follower: *"Put your sword back in its place. All who take the sword will die by the sword."* (Matthew 26:52)

اس کے بعد قرآنی آیت پیش کر کے مماثلت قائم کرتے ہیں۔ جیسے:

> The Holy Qur'an notes: "… *If anyone slew a person unless it be for murder or for spreading mischief in the land it would be as if he saved the life of the whole humanity"* (Qur'an 5:32) **(11)**

واقعات سے استدلال:

کنسیڈائن نے اپنی کتاب ہذا میں ایک مکمل باب" Religious Pluralism"(مذہبی تکثیریت) پر باندھا ہے اور اس ضمن میں موصوف نے مختلف واقعات کو مدنظر رکھ کر سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ کنسیڈائن نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو وفد نجران کے متعلق ہے جو مدینہ میں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

آیا۔ جس میں نبی ﷺ کی نجران کے عیسائیوں سے ملاقات اور آپ ﷺ کا اُن عیسائیوں کے ساتھ برتاؤ جہاں ایک دوسرے کے عقائد کے بارے میں مکالمہ ہوا، تاہم ایک دوسرے کی آراء سے اتفاق ہوا بھی اور نہیں بھی ہوا یہ مذہبی تکثیریت اور مذہبی رواداری کی واضح مثال ہے۔ پھر کنسیڈائن پہلی ہجرت حبشہ کے موقع پر شاہ حبشہ نجاشی اور مسلمانوں کے مابین ہونے والے واقعہ کو بیان کرتے ہیں اور یہاں سے بھی مذہبی تکثیریت و مذہبی رواداری اور مکالمہ بین المذاہب کو اخذ کرتے ہیں۔ جو کہ عیسائی مسلم تعلقات پر مبنی تھیں۔(12)

اس سے قبل کنسیڈائن بتا چکے ہیں کہ ان کی تصنیف کا مقصد ہی عیسائی مسلم تعلقات بہتر بنانا ہے جہاں مشترکہ انسانیت کو فروغ مل سکے اور نبی ﷺ کی عزت کا دفاع کیا جاسکے جنہیں عیسائیوں نے غلط تصویر کشی کر کے یسوع کا دشمن قرار دیا ہے۔(13)

ناصحانہ انداز:

کنسیڈائن کا تخاطب محض عیسائی اور مسلمان نہیں ہیں بلکہ وہ تمام انسان ہیں جو مختلف نسلی و مذہبی گروہوں میں بٹ چکے ہیں، اس تناظر میں کنسیڈائن کا انداز ناصحانہ ہے کہ لوگوں کو اس نسل پرستی سے باہر آنا چاہیے، جس کی مثال نبی ﷺ کے طریقے سے حاصل ہوتی ہے۔

کنسیڈائن لکھتے ہیں:

> "While it is clear that racial inequality and racism pose alarming challenges to humanity, less attention appears to be given to the potential solutions that can solve these pressing concerns, what, then, can human beings do to combat racial inequality and racism? One option is to follow Muhammad, who is regarded by some as the world's first anti-racist."**(14)**

ماخذ و مصادر:

کسی مؤلف کی کتاب کے علمی مقام و مرتبہ کا اندازہ اس کے ماخذ و مصادر کے دیکھنے سے ہوتا ہے کہ اس نے اپنی تحریر میں کن ماخذ سے استفادہ کیا ہے، تو یہ کتاب اس اعتبار سے بھی خاص اہمیت کی حامل ہے کہ مؤلف نے اس میں کتب ساویہ، بنیادی کتب احادیث، کتب سیرت، کتب تاریخ اور اپنے ہم عصر اہل علم اور مستشرقین کی تصانیف اور دیگر متفرق ثانوی ماخذوں سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

کتب ساویہ:

موصوف نے بائبل (عہد نامہ قدیم وجدید) اور قرآن کریم سے بے شمار آیات بطور استدلال پیش کی ہیں۔

کتب احادیث:

کنسیڈائن نے کتاب ہذا میں جو کتب احادیث سے استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

ا۔	صحیح بخاری	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ (۲۵۶ھ م)
۲۔	سنن ابوداؤد	ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ (۲۷۵ھ م)
۳۔	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہؒ (۲۷۳ھ م)
۴۔	سنن الکبریٰ البیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ (۳۸۴ھ م)
۵۔	معجم الطبرانی	سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (۳۶۰ھ م)

کتب سیرت:

کنسیڈائن نے بیشتر دلائل کتب سیرت سے بھی دیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

ا۔	سیرۃ الرسول اللہ ﷺ	محمد بن اسحاق بن یسار بن خیارؒ (۱۵۰ھ م)
۲۔	السیرۃ النبویۃ لابن ہشام	عبدالملک بن ہشام الحمیریؒ (۲۱۸ھ م)
۳۔	الروض الانف	ابوالقاسم عبدالرحمن السہیلی (۵۸۱ھ م)

متفرق کتب:

کنسیڈائن نے اہل علم مسلم علماء کی کتب کے ساتھ ساتھ، غیر مسلم مفکرین میں نامور مستشرقین کی تصانیف سے بھی حسب روایت استفادہ کیا ہے:

1. "The First Written Constitution of the World: An Important Document of the Time of the Holy Prophet" by **Dr. Hamidullah**
2. "The Life and Work of the Prophet of Islam. Translated in English and Edited" by **Mahmood Ahmad Ghazi**
3. "The Messenger of God Muhammad: An Analysis of the Prophet's Life" by **M. Fethullah Gulen**
4. "Muhammad: A Prophet for All Humanity" by **Maulana Wahiduddin Khan**
5. "The Status of Knowledge in Islam" by **Mohammad Hossein Faryab**
6. "The Qur'an With References to the Bible" by **Safi kaskas and David Hungerford**
7. "The Spirit of Tolerance in Islam" by **Raza Shah Kazemi**
8. "Christians, Muslims and Jesus" by **Mona Siddiqui**
9. "Practical Philosophy of The Muhammadan People: Being a Translation of Akhlaq-i-Jalaly" by **Muhammad Asad Fakir**
10. "Muhammad: His life Based on the Earliest Sources" by **Martin Lings (Abu Bakr Siraj)**
11. "Studies in Islamic Civilization: The Muslim Contribution to the Renaissance" by **Ahmad Essa with Othman Ali**
12. "Dialogue With the Self: Unlocking the Door to Your True Self" by **Wahhab Owolawi**
13. "Islam: A Short History" by **Karen Armstrong**
14. "The Essence of Rumi" by **John Baldock**
15. "Muhammad: A Prophet of Peace Amid the Clash of Empires" by **Juan Cole**
16. "Meeting Islam: A Guide for Christians" by **George Dardess**
17. "History of the Conflict Between Religion and Science" by **John William Draper**
18. "Abraham: A Journey to the Heart of Three Faiths" by Bruce Feiler
19. "The Constitution of Medina: A Reconsideration" by **Moshe Gil**
20. "The Life of Muhammad: A Translation of Ibn Ishaq's Sirat Rasul Allah" by **Alfred Guillaume**
21. "The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History" by **Michael H. Hart**
22. "The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order" by **Samuel Huntington**
23. "Blood and Belonging: Journey into the New Nationalism" by **Michael Ignatieff**
24. "The Life of Mahomet" by **Washington Irving**
25. "What Went Wrong? The Clash Between Islam and Modernity in the Middle East" by **Bernard Lewis**
26. "The Covenants of the Prophet Muhammad with the Christians of the World" by **John Andrew Morrow**
27. "Muhammad at Mecca" by **W. Montgomery. Watt**
28. "Mohammad: The Prophet of Islam" by **K.S Ramakrishna, Rao**

ان کتب کے علاوہ کنسیڈائن نے بہت سے مسلم و غیر مسلم مجلّات و ویب سائٹس سے استفادہ کیا ہے۔

حاصل کلام:

یہ آرٹیکل کریگ کنسیڈائن کی تحقیقات کو ایک جامع تناظر میں پیش کرتا ہے، جہاں ان کی کاوشوں کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، لیکن ساتھ ہی ان کی تحقیقاتی خامیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو عصری مسائل کے حل کے طور پر پیش کرتے ہوئے، کنسیڈائن نے قرآنی آیات اور احادیث کو بطور دلیل پیش کیا، لیکن

بعض حوالہ جات کی غیر تکمیل اور ختم نبوت جیسے بنیادی اسلامی عقیدے سے انکار ان کے کام پر سوالیہ نشان لگاتے ہیں۔ یہ آرٹیکل اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ بین المذاہب مکالمہ اہم ہے، لیکن اس کے لیے غیر جانبداری اور مستند علمی بنیادوں پر کام کرنا ضروری ہے۔ کریگ کنسیڈائن کی تحقیقات کے مثبت پہلوؤں کے باوجود، ان کی بعض آراء اسلامی تعلیمات کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتیں، جس سے ان کے کام کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔ یہ تحریر قارئین کو دعوت دیتی ہے کہ وہ علمی مباحث میں تنقیدی شعور کو مدنظر رکھیں اور مذہبی رواداری کے فروغ کے ساتھ ساتھ اسلامی عقائد کی درست تفہیم کو یقینی بنائیں۔

حوالہ جات

(1) Considine, Craig. “The Humanity of Muhammad: A Christian View” Clifton, NJ: Blue Dome Press, 2020. Title Page
(2) Considine, Humanity, P. 13
(3) Ibid: 26
(4) Ibid: 18
(5) Ibid: 18-19
(6) Ibid: 117
(7) Ibid: 81
(8) Ibid: 118
(9) Ibid: 101
(10) Ibid: 158
(11) Ibid: 103
(12) Ibid: 33-38
(13) Ibid: 13
(14) Ibid: 59